بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہم جنس پرستی حرام ہے کیونکہ اس میں انسانی تخم کی بربادی ہے

کئی روز سے یہ بات میڈیا پر چل رہی ہے کہ پاکستان میں ایک مئونث جوڑے نے شادی کر لی جس کے بعد لاہور ہائی کورٹ نے اس مئونث جوڑے کی شادی کو نہایت شرم ناک اور غیر فطری عمل ہم جنس پرستی کا مقدمہ درج کرنے بعد عدالت کے حکم پر دونوں کو جیل بھجوا دیا گیا، اور سپریم کورٹ نے اس مئونث جوڑے کو ضمانت پر رہا کرنے کا حکم جاری کیا ہے جو کہ نہایت افسوس ناک بات ہے، ہم جنس پرستی جو ہمارے مذہب اور قانون کی رو سے ایک جرم اور گناہ ہے اور زنا کے زمرے میں آتا ہے۔ پاکستان کے شہر فیصل آباد کے رہائشی شہزینہ اور شمائل راج کی داستان کچھ ایسی ہے جس کی مثال کم از کم اس خطے میں نہیں ملتی۔ دو مرد یا دو عورتیں آپس میں جنسی فعل کریں تو اسے ہم جنس پرستی کہتے ہیں۔ جنسی انحراف کے مرض میں گرفتار ہونا یعنی مردوں اور عورتوں کا ہم جنس پرستی کے مرض میں مبتلا ہونا یہ مرض بہت خطر ناک مرض ہے جس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ مرد مرد سے اور عورتیں عورتوں پر اکتفا کر لیتی ہیں۔ شریعت نے اسی وجہ سے ہر اس طریقہ سے منع کیا ہے، جو انسانی طاقت میں ہیجان پیدا کر سکتا ہے اور جس سے کسی فتنہ و فساد یا گناہ اور معصیت کا اندیشہ سامنے آ سکتا ہے۔ سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم نے سارے دواعی پر کڑی نگرانی فرمائی ہے کوئی بھی داعیہ جو عقل و شعور میں معصیت کا موجب ہو سکتا ہے اس کو عمل میں لانے سے منع فرما دیا ہے، چنانچہ آپ ﷺ نے ایک مرتبہ فرمایا کہ کوئی مرد دوسرے مرد کا ستر نہ دیکھے اور نہ عورت ہی دوسری عورت کا ستر دیکھے ،ایک روایت میں ارشاد فرمایا کہ کوئی مرد دوسرے مرد کے ساتھ ایک کپڑے نہ لیٹے اور نہ کوئی عورت دوسری عورت کے ساتھ ایک کپڑے میں سوئے، اس ممانعت کی حکمت یہ ہے کہ بھڑکانے والے منظر اور جذبات ابھارنے والی چیز کو دیکھ کر انسان طبعی جذبات کے بھڑکنے اور فطری خواہش کے برانگیختہ ہونے سے محفوظ رہے اس لئے بعض مرتبہ ان مناظر کے دیکھنے سے جذبات کا ابھار و جوش مرد کو مرد سے اور عورت کو عورت سے یعنی ہم جنس پرستی کی طرف راغب کر دیتا ہے، ہم جنس پرستی کو اسلام میں بہت بڑا گناہ قرار دیا گیا اور کسی بھی مذہب میں اور معاشرے میں یہ فعل قابل قبول نہیں۔ اس قسم کے جوڑے کو میاں بیوی کہنا شادی کے مقدس رشتے کی توہین ہے، صحیح حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ قیامت کی نشانیوں میں سے ہے مرد مرد سے اکتفا کریں گے اور عورتیں عورتوں سے، حضرت انسؓ عنہ آنحضرت ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جب میری امت پانچ چیزوں کا حلال سمجھنے لگے گی تو ان پر تباہی نازل ہو گی جب ان میں باہمی لعن طعن عام ہو جائے، مرد ریشمی لباس پہننے لگیں، گانے بجانے اور ناچنے والی عورتیں رکھنے لگیں، شرابیں پینے لگیں، اور مرد مرد سے اور عورتیں عورتوں سے جنسی تسکین پر کفایت کرنے لگیں۔ (کنز العمال ص ۲۲۶ ج ۱۴) یہ وہ برائیاں ہیں جن میں آج ہماری پوری قوم مبتلا ہے، اور بے حیائی اور آزادی اور بے لگامی کے سیلاب میں بہے چلے جا رہے ہیں نہ کوئی دین کی طرف سے رکاوٹ ہے نہ ضمیر کی طرف سے کوئی ملامت، شمائل راج کے واقعہ نے اس پیشگوئی کو جس طرح پورا ہوتا ہوا ہماری آنکھوں نے دیکھا ہے اور دیکھ رہے ہیں اور جس طرح پیشگوئی کا مصداق بن کر دیکھایا ہے وہ انسانیت کی تاریخ کا شرمناک باب ہے، انہی بدعملیوں کا نتیجہ ہے جس کے ہولناک اور تباہ کن اثرات جو کہ سرخ آندھی

اور زلزلوں اور طوفان شکل میں ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ہم جنس پرستی کے ذریعہ اپنا جنسی میلان پورا کرنا یہ اپنے پیچھے ایک لمبی تاریخ ہے،قرآن پاک کی شہادت اس فعل بد پر موجود ہے،اس فعل بد کی ابتداء قوم لوط سے ہوئی ،اس قوم سے پہلے کوئی بھی اس کا مرتکب نہ تھا،قرآن ہی سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ قوم لوط کی خباثت اس سلسلہ میں بہت بڑھی ہوئی تھی ،اس برائی پر ان کو ذرہ برابر ندامت محسوس نہ ہوتی تھی بلکہ علی الاعلان اس برائی کا ارتکاب قوم کرتی تھی ،سورۂ ہود ساتویں رکوع میں اللہ نے اس وقت کا نقشہ کھینچا ہے جب عذاب کے فرشتے نوجوان انسان کی صورت میں مہمان بن کر حضرت لوط علیہ السلام کے یہاں پہنچے ہیں اور قوم لوط نے ان مہمانوں کی بے حرمتی کرنا شرع کردی،حضرت لوط علیہ السلام کی پریشانی کا عجیب عالم تھا،کہ قوم کو سمجھا رہے ہیں کہ اس غیر فطری فعل پر تم کیوں مصر ہو اور پھر دل کے درد کے ساتھ فرما رہے ہیں کہ اللہ کا واسطہ دے رہا ہوں کہ یہ میرے مہمان ہیں تم نے کوئی حرکت کی تو بڑی رسوائی ہوگی مگر قوم نے ایک نہیں سنی۔ بالآخر نتیجہ یہ ہوا کہ اللہ تعالی کا عذاب آیا اور بری طرح سے قوم تہ وبالا ہوئی ،زمین کو الٹ کر اس قوم پر دے مارا اور پتھر کی بارش بھی ہوئی۔اسلام نے دوسری برائیوں کے ساتھ اس برائی سے بھی سختی سے روکا اور اس فعل بد کی سزا نہایت سخت سے سخت تجویز کی ذرا سی بھی رعایت ملحوظ نہیں رکھی ، پھر رسول اکرم ﷺ نے دلنشین پیرایہ میں اس غیر فطری فعل کی برائی ذہن نشین کرنے کی سعی فرمائی،ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو اپنا جنسی میلان ہم جنس پرستی کے ذریعہ سے کرے گا اللہ تعالی اس کی طرف نظر اٹھا کر نہیں دیکھے گا،حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی ہم جنس پرست انسان مرنے سے پہلے توبہ نہ کرے اور فوت ہوجائے تو اس کی شکل کو قبر میں خنزیر کی شکل میں بدل دیا جائے گا، یہ عمل اتنا بدترین اور غیر فطری ہے، جو حیوانوں اور جانوروں میں بھی نہیں پایا جاتا اس عمل کا ارتکاب کر کے انسان انسانیت کی مٹی پلید کرتا ہے،اور نسل کشی کا اعلان کرتا ہے، کائنات انسانی کی بقا اور اس کے تحفظ کے لئے رب العزت نے توالد و تناسل کا جو سلسلہ جاری کیا مرد اور عورت کے نام سے دو جنس پیدا کیں، باہم دونوں میں جذب وکشش کے فطری جذبات ودیعت کئے گئے،ہر صنف میں دوسری صنف کی طلب کا، تقاضا محفوظ کیا گیا،اللہ تعالی نے جب انسان کو پیدا کیا تو اس میں بہت سی خواہشات وآرزوئیں اور ایسے جذبات بھی پیدا کیے جو انسان کی نسل کو باقی رکھنے اور بشر کے محفوظ رکھنے کے لئے ضروری تھے، یہ وجہ ہے مرد کامل مرد رہتے ہوئے،عورت سے بے نیاز نہیں ہو سکتا اسی طرح عورت عورت کے لباس میں رہتے ہوئے مرد کے بغیر مطمئن زندگی نہیں گزار سکتی ، یہ ایک کھلی ہوئی بات ہے کہ شادی کے ذریعہ ہی انسانی نسل باقی رہ سکتی ہے۔اور اسی کے واسطہ سے افراد میں اضافہ اور تسلسل برقرار رہ سکتا ہے یہ سلسلہ قیام قیامت تک باقی رہے گا نسل انسانی کے اس اضافہ اور تسلسل میں ہی بنی نوع انسان کی بقاء ہے، نبی کریم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ نکاح کرو اور نسل پیدا کرو تم تعدا میں بڑھ جاؤ گے،اس لئے کہ میں روز قیامت تمہارے ذریعہ سے دوسری امتوں پر فخر کروں گا،اسی وجہ سے ہم جنس پرستی حرام ہے کیونکہ اس میں انسانی تخم کی بربادی ہے۔اس ساری بحث کا منشا یہ ہے کہ اسلام ایک منٹ کیلئے بھی یہ برداشت نہیں کرسکتا کہ انسان کی عفت و عصمت پامال ہو اور ان کے اخلاق واعمال کی گندگی دنیا کو متعفن کرڈالے۔ جہاں تک نازیہ عرف شمائل راج کی جسمانی تغیر وتبدل اور آپریشن کے ذریعہ جنس کی تبدیلی کی بات ہے اسکی بھی اسلام ہرگز اجازت نہیں دیتا،اللہ تعالی نے انسان کو جو جنس دے کر پیدا کیا ہے اس جنس کا فیصلہ انسان کی پیدائش سے پہلے ہوگیا ہوتا ہے،اس حقیقت کو بدلنے کا اختیار انسان کو نہیں دیا گیا،فطرت نے جس کو جہاں رکھا ہے

وہی اس کی اصل جگہ ہے۔اور جب کسی چیز کو اس کے واقعی مقام سے ہٹایا جائے تو اس کے نتیجہ میں خرابی پیدا ہونا لازمی ہے۔اسلامی قوانین عفت میں تمام فتنہ وفساد کے سرچشموں کو بند کرنے کی کوشش کی گئی ہے،سماج اور سوسائٹی کے اندر جس چیز سے بد اخلاقی نشونما پا سکتی ہے حدود اللہ کے اندر رہتے ہوئے اس کو بند کرنے کی سعی بلیغ کرنی چاہیئے۔اللہ تعالی ہم سب کو ان تمام فتنوں سے محفوظ فرمائیں آمین

﴿سہیل باوا﴾لندن